سوال

(164)مردہ پیدا ہونے بچے کے جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو بچہ مردہ پیدا ہو،اس کی نماز جنازہ کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے کہ جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں چار ماہ کی عمر کو پہنچتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ [بخاری: ۳۲۰۸]

اگر چار ماہ کی مدت کے بعد مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ ضروری نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک صریح حدیث مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بچے کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔'' [ترمذی، الجنائز: ۱۰۳۶]

ایک روایت میں ہے کہ نا تمام بچے کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ [ابوداؤد، الجنائز: ۳۱۸۰]

واضح رہے کہ نا تمام سے مراد وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونک دی گئی ہو، پھر مردہ پیدا

ہو۔ اس مدت سے پہلے اگر کسی صورت میں ساقط ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ میت کہلا ہی نہیں سکتا۔ جس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب نا تمام چیخ پڑے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے وارث بھی بنایا جائے گا یہ روایت قابل استدلال نہیں ہے۔ [احکام الجنائز: ص ۸۱]

البتہ وارث بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ زندہ پیدا ہو۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بچہ جب زندہ پیدا ہو اور چیخ پڑے بعد میں اسے موت آ جائے تو اس کی نماز جنازہ بالاتفاق جائز ہے اور چیخ مارے بغیر مردہ پیدا ہو تو اس کے متعلق امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حمل کے چار ماہ بعد پیدا ہوا ہے تو اسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جا سکتی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک نواسہ مردہ پیدا ہوا تھا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ [مغنی لابن قدامہ، ص: ۴۵۸، ج ۳]

مردہ بچے کی نماز جنازہ پڑھتے وقت اس کے والدین کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی چاہیے نیز اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کرنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:198